www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر شفیق الرحمن

جانور ذبح کرنے کا اِسلامی طریقہ

آج عید الاضحیٰ ہے۔ ۱۰؍ ذی الحجہ کا دن اور صبح کوئی ۸ بجے کا عمل ہے۔ جگہ جگہ جانور ذبح ہو رہے ہیں۔ سامنے بہت سے لوگ ایک بہت بڑے دائرے کی صورت میں جمع ہیں۔ آئیں، ہم بھی چلتے ہیں۔ ایک گائے کو ا، ۲ آدمیوں نے رسوں کے ذریعے جکڑ کر، لٹا کر قابو کر رکھا ہے۔ قصاب نے اپنا دایاں پاؤں گائے کی گردن پر رکھا ہے، اب وہ چھری ہوا میں لہرا رہا ہے۔ گائے خوفزدہ ہو کر کپکپا رہی ہے۔ لیجئے! اس نے آناً فاناً شہ رگ کاٹی، ساتھ ہی اس کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ رموڑ کر جھٹکا دے کر اس کا منکا توڑا۔ اسی چھری کی نوک سے اس کی بقایا سامنے موجود نسیں (Ligaments) کاٹیں اور ساتھ ہی سامنے نظر آنے والے حرام مغز کی بتی (Spinal Cord) کو بھی مکمل طور پر کاٹ دیا۔ دماغ اور جسم کا جو رابطہ رناطہ حرام مغز کی بتی کے ذریعہ بحال تھا۔ جس کے ذریعے سے جسم کے دور دراز حصوں (کھر، دم، سر وغیرہ) سے خون کی نجاست نے جسم سے نکل کر اسے خون کی آلودگیوں سے پاک کرنا تھا۔ وہ خون ابھی شہ رگ کے قریب قریب سے معمولی سا (کم وبیش نصف مقدار میں) خارج ہوا ہی تھا کہ بتی کاٹنے کے اس عمل کے ساتھ ہی گائے کے پورے بدن کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہیں گائے ساکت ہو گئی۔ خون بھی زیادہ تر اندر ہی رہ گیا اور قصاب نے پچھلی کونچوں سے کھال کاٹ کر اُدھیڑنا شروع کر دی۔

(ا) اسوۂ حسنہ

آیئے! دیکھیں اس سلسلے میں ہمیں پیارے نبی ﷺ سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟

(i) دعائیں، نیت اور تکبیر پڑھنا

عن جابر بن عبد الله قال ذبح النبي ﷺ يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجأين فلمّا وجههما قال: "إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" ثم ذبح (سنن ابوداود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا)

"حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے قربانی کے دن یعنی عید الاضحیٰ کو دو سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے جن میں سفیدی غالب تھی اور وہ خصی تھے۔ جب آپ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی: میں اپنا چہرہ اس اللہ رب العزت کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا، میں ملت ابراہیمی پر قائم ہوں اور مشرکین سے نہیں ہوں۔ میری نماز، قربانی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جینا، مرنا سب اللہ رب العلمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ تیرے نام سے، تیرے لئے محمد (ﷺ) کی اور ان کی امت کی طرف سے...... اللہ کے مبارک نام کے ساتھ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ پھر آپ نے ذبح کیا"

(ii) (الف) احسان کے ساتھ راحت پہنچاتے ہوئے ذبح کرنا

عن رسول الله ﷺ قال: إن الله كتب الاحسان على كل شيئ فإذا قتلتم فاحسنوا القِتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبحة. وليحدّ أحدكم شفرته وليُرح ذبيحته (مسلم، نسائی، احمد، ابن ماجہ، عن ابی یعلی، شداد بن اوس)

"رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کا رویہ اختیار کرنا فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب تمہیں کسی کو (قصاص یا میدانِ جنگ وغیرہ میں بھی) قتل بھی کرنا ہو تو اسے بھی جلد از جلد انجام دو اور اگر ذبح کرنے لگو تو بھی چابکدستی سے کرو اور چھری کو اچھی طرح تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ"

(ب) چھریوں کو جانوروں سے چھپاؤ

عن عبد الله بن عمر قال أمر رسول الله بحد الشفار وأن تُواری عن البهائم وقال إذا ذبح أحدكم فليُجهز (احمد، ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح)

"نبی کریم ﷺ نے چھریوں کو تیز کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ اسے جانوروں سے چھپایا جائے اور کہا کہ جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو (چھری پھیرنے میں) جلدی کرو"

نبی اکرم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بکری کے سامنے چھری تیز کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تو اسے جیتے جی ہی مار رہے ہو۔

(ج) جانور کو تمام خون نکلنے ﴿ذَكَّيْتُمْ......﴾ (المائدۃ) "خون بسہولت تمام نکال لیا ہو" ذبح ہو جانے اور طبعاً ٹھنڈا ہو کر بے حس و حرکت، ساکت ہو جانے تک اس کی کھال اُتارنے میں جلد بازی نہ کی جائے جیسا کہ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے فرماتے ہیں: لا تعجلوا الأنفس أن تزهق "جانور کی روح نکالنے میں جلدی نہ کرو حتیٰ کہ خود نکل جائے" (سنن دارقطنی وإرواء الغليل ۲۵۴۲)

ان تعلیماتِ نبوی ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ جانور کو پہلے کھلا پلا کر، خوش کر کے، آرام و اطمینان سے اسے کسی بھی طرح سے دہشت زدہ، خوفزدہ کئے بغیر نرم زمین پر لٹایا جائے۔ چھری کو کسی اوٹ مثلاً دیوار یا کسی پردہ سے یک دم نکالا جائے اس سے پہلے ترجیحاً جانور کی آنکھوں پر کپڑا ڈال لیں۔

(iii) تقرب الی اللہ، کیونکہ اگر دونوں بڑے کام کر لئے جائیں لیکن اسے کسی آستانے پر ذبح کیا جائے اور نیت ذبح لغیر اللہ کی ہو تو صرف اسی وجہ سے وہ حرام ہو جائے گا۔ جیسے قرآنِ کریم میں ہے

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ......﴾ (سورۃ المائدۃ: ۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا گیا اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن تم اسے ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو، یہ سب بدترین گناہ ہیں''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ذَکَّیْتُمْ ارشاد فرما کر اسے شرعی ذبح اور کھانے کے لئے حلال قرار دیا جبکہ آگے ذُبِحَ کا لفظ ارشاد فرما کر آگے مذکور شرکیہ عمل کی نجاست کی وجہ سے جانور ہی کو حرام قرار دے دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ محض ذبح کر دینا حتیٰ کہ تکبیر بھی پڑھ دینا، اسے شرعی معنوں میں حلال نہیں کر دیتا جب تک کہ اسکا مقصود تقرب الی اللہ اور رضوان من اللہ حاصل کرنا نہ ہو۔

(۲) جدید طبی تحقیقات / شرعی بصائر

(i) شرعی ذبح کا سائنسی جائزہ...... اچانک زخم: جب بھی کسی بھرپور جوانی والے جانور یا انسان کو اس کیفیت کے ساتھ اچانک زخمی کیا جاتا ہے کہ اسے زخمی کرنے سے پہلے، دوران یا بعد میں خوفزدہ نہ کیا گیا ہو، خصوصاً حرام مغز کی بتی نہ کٹی ہو۔ مثلاً حلال جانور کا ذبیحہ یا میدانِ جنت میں غازی جو موت کے کسی قسم کے خوف کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے شہادت کی بہترین موت کا متلاشی ہوتا ہے حتیٰ کہ اُڑتا ہوا پرندہ جسے کسی تیز دھار آلہ کی بجائے تکبیر پڑھ کر چاہے گولی سے خون نکال کر شکار کیا جائے تو:

(الف) اس کا خون زیادہ آسانی اور تیزی سے بکثرت نکلتا ہے اور اکثر سارا نکل آتا ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

(ب) زخم لگتے ہی، خصوصاً خون کی مقدار جسم میں کم ہوتے ہی دل و دماغ کے باہمی ہنگامی رابطے ہوتے ہیں، دل دماغ کو حکم دیتا ہے کہ (حکماء کی زبان میں) ''اب 'قوتِ مدبرہ' کو جگاؤ، تمام اعصاب کو ہنگامی حالات کی خبر دے کر جان بچانے کے لئے جو ہو سکتا ہے کرو''۔ دماغ جواباً ایک طرف دل کے لئے تیز تیز دھڑکنا تجویز کرتا ہے تاکہ خون کو کم مقدار کے باوجود اسے جلدی جلدی پمپ کر کے جسم کے تمام حصوں تک پہنچا کر اس کے ذریعے آکسیجن، غازۂ حیات (Life Gas) دل و دماغ کو پہنچائی جا سکے۔ دوسری طرف خود کار اعصابی نظام (Autonomous Nervous System) کو حکم ملتا ہے کہ وہ یہ خون جسم کے ہر ہر حصے تک جلدی جلدی پہنچانے اور گندا خون واپس لانے کے لئے متحرک و مستعد ہو جائے۔ اس سے خون کی مقدار کم ہو جانے کے باوجود دھڑکن، نبض چلتی رہتی ہے، دورانِ خون تیز ہو جانے کی وجہ سے بلڈ پریشر کافی حد تک قائم رہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام خون بدن کے کونے کونے سے نکل جانے تک دماغ کام کرتا رہتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رحم لانہ، آسان ترین اور بہترین طریقۂ موت ہے جو شرعی ذبیحہ والے جانور کو اسلام کی طرف سے رحمت للعالمین ﷺ کے بتائے ہوئے اسوۂ حسنہ کے مطابق تجویز ہوا ہے۔ اسی طریقہ میں موت کی تکلیف بھی سب سے کم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ تقریباً تقریباً اسی کیفیت کی موت (شہادت) سے سرفراز شہید اللہ کی طرف سے بار بار "کچھ مانگو" کی پیشکش رحکم پر یہ جواب دیتا ہے کہ "مجھے دوبارہ شہادت کی موت عطا فرما" اور آپؐ فرماتے ہیں کہ "واللہ! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں شہید ہوں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں" (صحیح بخاری، کتاب الایمان)

(ii) خون ...... ماڈی (طبی) و شرعی حقائق

(الف) مینڈھے، بھیڑ میں کل خون اس کے زندہ وزن کا تقریباً بارہواں حصہ (8.01%) ہوتا ہے اور بیل میں اوسطاً تیرھواں حصہ (7.71%) ہوتا ہے۔ (Blacks Veterinary Dictionary p. 93) مثلاً اگر کسی مینڈھے، بھیڑ کا زندہ وزن ۶۰ کلو ہے تو اس کے اندر تقریباً ۵ کلو خون ہوگا اور ۳۲۵ کلو وزنی گائے میں ۲۵ کلو تک خون ہوگا، وعلیٰ ہذا القیاس...... انسانی معدہ خون ہضم نہیں کر سکتا کیونکہ انسانی معدہ میں خون کی لحمیات (ہیموگلوبن وغیرہ) کو ہضم کرنے والے خامرے (Enzymes) نہیں پائے جاتے بلکہ خون پینے کی کوشش پر قولنج تک ہو سکتا ہے۔

(ب) خون جراثیم کی بڑھوتری کا بہترین ذریعہ (Growth & Culture Medium) ہے۔ لیبارٹریوں میں جب کسی مریض کی پیپ ٹسٹ کرتے ہیں تو اسے خون سے تیار کردہ ایک مرکب میں ڈال دیتے ہیں۔ پیپ کے جراثیم ایک ہی دن میں کروڑوں کی تعداد میں بڑھ جاتے ہیں۔ جب ان کی تعداد بہت ہی زیادہ ہو جاتی ہے تو ان کی نہ صرف شناخت آسان ہو جاتی ہے بلکہ ان پر مختلف دوائیاں (Antibiôtic) ڈال کر دیکھا بھی جا سکتا ہے کہ وہ کس دوائی سے مرتے ہیں۔ اس طرح بیماری کے باعث کا پتہ لگنے کے ساتھ ساتھ (بلکہ اس سے پہلے ہی) علاج بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اس عمل میں بچے کی بات یہ ہے کہ جراثیم خون پر ہی پھلتے پھولتے ہیں۔ اس لئے خون کا استعمال متعدد خطرات کا باعث ہو سکتا ہے۔ (طبِ نبویؐ اور جدید سائنس از ڈاکٹر خالد غزنوی، جلد ۲، صفحہ ۴۷۹)

اسی لئے انسان کیلئے خون حرام ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کی حرمت کے بارے میں کم از کم چار دفعہ ذکر ہوا ہے۔ ہر جگہ پہلے مردار بعد میں خون۔ مردار بھی اسی لئے حرام ٹھہرایا گیا ہے کہ اسکے اندر عموماً سارا خون رہ جاتا ہے۔ صاحبِ تیسیر القرآن مولانا عبدالرحمٰن کیلانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

"خون چونکہ حرام ہے، اس لئے موت کی ہر وہ صورت جس میں خون جسم سے نکل نہ سکے، وہ بدرجہ اولیٰ حرام ہوئی" (سورۃ المائدہ:۳، حاشیہ ۱۳)

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مردار اور جھٹکا اگر مکمل حرام ہے تو آدھا یا کم و بیش خون نکلنے دینا اور باقی اندر رہنے دینا نیم حرام ہونے کے زمرے میں آتا ہے۔

قرآنی لفظ ﴿ذکّیتم﴾ "جسے تم مرنے سے پہلے ذبح کر لو" میں ایک دلچسپ لغوی نکتہ ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ذَکَّیتم﴾ ذ سے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جانور کو اس طریقے سے ذبح کرنا کہ اس کی جان جلد از جلد اور بسہولت نکل جائے۔ اس میں جانور کی سہولت کا خیال رکھنا (مقاییس اللغة بحوالہ مترادفات القرآن از مولانا عبدالرحمن کیلانی ص ۵۲۷)

اس بارے میں حدیث میں الذکوۃ، أذکیهما، فذکّیتهما (ذ سے، بمعنی ذبح کرنا) کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں: جیسا ألا إن الذکوة فی الحلق واللّبة "ذبح حلق اور حنجرہ پر ہے" (دار قطنی، عن ابی ہریرۃ/ابن ماجہ عن محمد بن صفوان، کتاب الصید) ذبح کے لئے اس مادہ کا استعمال بڑا ذو معنی ہے۔

(ج) جب جانور کے جسم میں ابھی کافی جان باقی ہوتی ہے کہ اس کے حرام مغز کو کاٹ کر دل ودماغ کو صدمہ اور پورے جسم کو ایک جھٹکا لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے جسم میں کیا ہلاکت آفرینیاں ہوتی ہیں، ان میں سے بیشتر کا تعلق ہسٹامین، ایڈرینالین سے بڑھ کر Ceribro-Spinal Fluid (CSF) (دماغی نخاعی سیال) کے خارج ہونے سے ہے۔ "یہی دماغی موت (Brain Death) ہے یعنی وہ حالات جن میں دماغ کے کلیدی اجزا کام کرنا چھوڑ دیں۔ تعین موت کا یہی سب سے زیادہ بااعتماد اور جدید طریقہ ہے جبکہ سابقہ معیارِ تعین موت (سانس، نبض اور حرکتِ قلب وغیرہ کا بند ہوجانا) اب حتمی نہیں رہے"

(The Penguin Dictionary of Psychology, by Arthur S. Reber, Ed.1985, P. 101)

جب بھی مندرجہ بالا CSF خارج ہوتا ہے تو دماغی موت واقع ہوجاتی ہے۔ گردن مروڑنے سے، پھر منکا توڑنے سے، پھر CSF خارج ہونے سے سخت صدمے، ہسٹامین کا اخراج، جھٹکے کے ساتھ دماغی موت کا پہلا مرحلہ واقع ہوجاتا ہے جبکہ حرام مغز کی بتی کاٹنے سے آخری جھٹکا اور دماغی موت مکمل ہوجاتی ہے۔

سائنسی طور پر جب بھی کوئی شخص یا جانور کسی دہشت ناک منظر کو دیکھ کر خوف زدہ ہوجائے یا دل ودماغ کو کسی بھی طرح سے کوئی دہشت پہنچائی جائے کوئی ضرب، چوٹ (پنجابی میں "گجھی سٹ") (Blunt Injury or Contused wound) لگائی جائے، صدمہ پہنچایا جائے، جسم جل جائے، کسی غلط دوا کا ردِ عمل (Allergic Reaction) ہوجائے تو ان سب صورتوں میں کم وبیش کیفیات یہ ہوتی ہیں کہ دہشت اور درد کے مارے اس کا خون خشک ہوجاتا ہے۔ منہ خشک، ہونٹوں پر پپڑیاں جمنے لگتی ہیں۔ ٹھنڈے پسینے آتے اور سردی لگتی ہے۔ نبض کمزور اور سست پڑ جاتی ہے اور مدہوشی طاری ہوجاتی ہے، پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ (طبِ نبویؐ: ص ۴۸۵) پھیپھڑوں، جگر، جلد میں موجود مادہ ہسٹامین فوراً خارج ہوکر خون میں شامل ہوجاتا ہے۔ اس زہریلے مادّے سے خون کی نالیاں کا قطر بڑھ جاتا ہے، نالیاں پھیل جاتی ہیں (Vasodilation) جس سے خون کا دباؤ کم اور اخراجِ خون بہت ہی کم ہوجاتا ہے۔ (Blacks Veterinary Dictionary p 364, Geoffrey P. West, 12th Ed. ELBS London)

ہسٹامین، ہیموگلوبن میں موجود ایک کیمیائی مادہ ہے جو کم مقدار میں بھی عضلات (گوشت) اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون کی نالیوں پر گوناگوں برے اثرات ڈالتا ہے (A Pocket Medical Dictionary, Lois Oaks, London, P 206) ...... یہ ہسٹامین جسم کے رگ وریشہ میں کس حد تک پیدا ہوتی ہے اور اس کی مہک (Smell) سے بدن کا گوشت کسی حد تک متاثر بلکہ زہر آلود ہو جاتا ہے، اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب جنگل میں کوئی شخص کسی درندے کو دیکھ کر دہشت کا شکار ہو جاتا ہے تو اس عمل سے پیدا ہونے والی ہسٹامین کو وہ درندہ شیر وغیرہ، بہت دور ہی سے سونگھ کر جان لیتا ہے کہ قریب ہی ایسا کوئی شکار (حیوان یا انسان) موجود ہے جو میری موجودگی سے دہشت زدہ ہو گیا ہے۔ وہ ہسٹامین کی 'خوشبو' کی سمت سفر کرتا ہوا شکار کو دبوچ لیتا ہے۔ حالانکہ ابتدا میں وہ شکار اس کے دائرۂ نگاہ میں نہیں ہوتا (طب نبوی: ص ۴۸۶، ۴۸۷)۔ اسلام نے ان تمام کیفیات[1] کا احاطہ کردیا ہے جن میں ہسٹامین پیدا ہوتی اور جسم کو متاثر کرتی ہے۔ وہ تمام حالات جن میں مجروح ہونے کے بعد ہسٹامین پیدا ہوتی ہے، گوشت کو بدذائقہ، بدرنگ اور مضر صحت بنادیتے ہیں۔

جانوروں میں چوٹ کھانے یا خاص طور پر کند آلے سے مجروح ہونے کے بعد ہسٹامین کی پیدائش کی وجہ سے بلڈ پریشر گر جاتا ہے۔ گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے طبی زبان میں (Blunt Injuries) میں، زخمی ہونے والے جانوروں کا گوشت حرام قرار دے کر اپنے ماننے والوں کے لئے بیماریوں سے بچاؤ کا ایک اہم منصوبہ پیش کیا ہے۔ حرام جانوروں کی فہرست میں ان کیفیات کو دیکھ کر ہم کو بہت پہلے ہی احساس ہو جانا چاہئے تھا کہ ان تمام حالات میں ایک ایسی قدرِ مشترک ہے جو اس طرح زخمی ہونے والے جانوروں کے گوشت کو کھانے والوں کے لئے مضر صحت بنادیتی ہے۔ ان جانوروں کو انسانی استعمال کے لئے ناقابل قرار دینا اسلام کا ایک اہم احسان ہے جو ٹھوس سائنسی حقیقت پر مبنی ہے۔ (طبِ نبوی اور جدید سائنس از ڈاکٹر خالد غزنوی، ص ۴۸۷)

اس صدمہ وانقطاعِ حرام مغز سے خون کا زہر ہسٹامین پورے بدن میں پھیل جانے، خون کی نالیاں پھیلنے کی وجہ سے خون کا دباؤ کم پڑجانے اور دماغ کا باقی سارے بدن سے رابطہ ختم ہو جانے سے جانور کے ساکت وصامت ہو جانے پر بیشتر خون حددرجہ زہریلا ہو کر اندر ہی رہ جاتا ہے۔ متذکرہ بالا گائے کے قریباً ۲۵ کلو خون کی بجائے قریباً ۱۰ کلو نکلتا ہے باقی خون اور اس کا زہر پورے بدن کے گوشت میں پھیل جاتا ہے۔ یہ گوشت شروع میں نہایت گہرا سرخ، گھنٹے بھر کے بعد سیاہی مائل ہو جاتا ہے، بدبو دینے لگتا ہے، نہ گلتا ہے، نہ ہضم ہوتا ہے۔ پکاتے وقت عجیب قسم کی (خون جلنے کی) بدبو اور سڑانڈ بھی آتی

(۱) ان تمام مندرجہ بالا کیفیات یعنی حرام ہو جانے والے جانوروں کی فہرست سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۳ میں ﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ﴾ (گلا گھونٹ کر مری ہوئی، لاٹھی کی چوٹ سے مری ہوئی، گر کر مری ہوئی اور ٹکر کھا کر مری ہوئی) میں ہے۔ علماءِ تفسیر وحدیث اور جدید سائنس کے نزدیک ان سب میں مشترک بات خون کا قدرے رُک جانا اور ضربات وصدمات کی دہشت سے خون کے اندر پیدا ہونے والے زہریلے مادے ہسٹامین اور ایڈرینالین ہی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ ساری سزا ﴿ذکیتم﴾ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے ہے۔

(iii) شرعی و روحانی حقائق ربصائر

ایک سائنسی تجربہ میں ایک جانور کا جھٹکا کیا گیا جبکہ دوسرے کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ساتھ ہی دونوں جانوروں کا خون لے کر اور ان دونوں نمونوں کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔ جھٹکے والے جانور کے معمولی بہنے والے خون میں کافی ہسٹامین پائی گئی، جب کہ اس جانور کے بدن میں بھی کافی خون اور ہسٹامین پائی گئی جبکہ ذبیحہ والے جانور کا خون بہت زیادہ مقدار میں اور کیمیاوی معائنہ میں طبعی (نارمل) پایا گیا۔ جانور کے بدن میں برائے نام خون تھا جو کہ نارمل تھا۔

اسی طرح ایک دوسرے تجربے میں دو جانوروں کو ذبح کیا گیا ایک پر بسم اللہ أکبر پڑھی گئی اور دوسرے پر نہیں پڑھی گئی۔ دونوں کے دل کا معائنہ (''ای سی جی'' ECG) ذبح کے وقت کیا گیا۔ تکبیر والے جانور کے دل کا معائنہ بتاتا تھا کہ وہ پوری شدومد کے ساتھ حرکت کرتا رہا جبکہ دوسرے جانور کا ریکارڈ بے انتہا منتشر انداز کا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی مخلوق جانور بھی ذبح کے وقت اللہ کا نام لئے جانے سے اطمینان سے جان دیتے ہیں کہ وہ اپنے خالق کے طے کردہ نظام کے مطابق جان دے رہے ہیں جبکہ اس کے برعکس ان کی موت بھی دکھ اور کرب کی موت ہوتی ہے۔

(۳) مذبح منیٰ کا واقعہ

منیٰ (سعودی عرب) کا ذبیحہ خانہ پوری دنیا کا سب سے بڑا ذبیحہ خانہ ہے جس کا رقبہ پانچ لاکھ مربع فٹ ہے۔ (شہری لحاظ سے تقریباً ۱۴ ایکڑ اور دیہی وزرعی لحاظ سے تقریباً ساڑھے گیارہ ایکڑ) جس میں روزانہ دو لاکھ مویشی ذبح کیا جاسکتے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق ''بارہ کروڑ ڈالر کی لاگت آنے والے اس ذبیحہ خانے میں دس ہزار کارکن کام کریں گے''۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' ۱۲ مارچ ۲۰۰۰ء)

۱۹۹۰ء میں راقم کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی سعادت بخشی تو منیٰ میں قربانیوں کی صورت حال کے معائنہ کا موقع بھی عطا فرمایا۔ گروپ کے باقی تمام افراد (جو بیشتر اعزہ واقارب ہی تھے) نے راقم کو اس کی پیشہ ورانہ تعلیم کے پیش نظر گروپ کا متفقہ نمائندہ بنا کر مذبح منیٰ میں بھیجا۔ وہاں جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہاں بھی متعدد قصاب حضرات پاکستانی ہیں اور ان میں بھی ابتدا میں ذکر کی گئی تکلیف دہ عادات ہی پائی جاتی ہیں کہ اسی طرح ہی فوراً گردن کاٹ کر اور منکا (Ligament of Atlanto-axial Joint) توڑ کر جانور کا خون پورا نکلنے سے کافی دیر پہلے ہی اسے ساکت کر دیتے ہیں جس سے پاک کرنے کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس کا اثر قربانی کی حلت وحرمت تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ راقم نے وہیں بیٹھے بیٹھے تین چار اوراق میں منصوبہ گوشت قربانی (Sacrificial Meat Project) کے منتظم اعلیٰ جناب صدر اسلامی ترقیاتی بنک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدہ کے نام انگریزی میں ایک خط لکھ کر اس تکلیف دہ صورت حال کو شرعی اور طبی بنیادوں پر واضح کر کے یہ تحریر ان کے مقامی دفتر میں وصول کرائی جس کا جواب بھی انہوں نے جلد ہی شکریہ ادا کرتے ہوئے بھیجا۔ جس میں بیان کیا کہ "اس سلسلے میں آپ کی مشاہداتی رپورٹ ڈاکٹروں تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس معاملے میں اس کے مطابق خیال رکھیں گے"۔

باوجود اس بات کے کہ وزارتِ حج، وزارتِ انصاف اور افتاء و دعوۃ کے علماء پر مشتمل کمیٹی اور ان کے ساتھ سعودی عرب کی جامعات میں شریعت کے کم و بیش سو (۱۰۰) طلباء یہاں کے تین ذبیحہ خانوں میں ذبح کے عمل کی نگرانی کرنے اور اس سلسلے میں شریعت کے تمام اصول و قوانین پر عملدر آمد کی یقین دہانی مؤثر بنانے کے لئے پہلے ہی سے تعینات ہیں، اس بارے میں مطلوبہ اہتمام نہیں کیا جاتا۔ راقم الحروف اس امر پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ انہوں نے میری سفارشات کو نہ صرف سنجیدگی سے لیا بلکہ اس کے مطابق آئندہ توجہ کرنے کی یقین دہانی بھی اپنے باضابطہ خط میں کرائی جس کی اصل راقم کے پاس محفوظ ہے۔

اس امر کے نظر انداز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قربانی کو ذبح کرنے میں دو مختلف میدانوں کا معاملہ درپیش ہے۔ جب تک کوئی شخص شریعت کا ماہر اور خوفِ الٰہی رکھنے کے ساتھ ہونے کے ساتھ ساتھ طب اور طبِ حیوانی کا ماہر نہ ہو، اسے یہ سمجھنے میں مشکل پیش آسکتی ہے کہ قصابوں کے کون کون سے داؤ پیچ ہیں۔ کس عمل میں وہ کس حد تک حق بجانب ہیں یا صرف پیشہ ورانہ مہارت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے کس کس لاشعوری عمل سے طبی و شرعی لحاظ سے قربانی کے جانور پر کیا کیا آفات بیت جاتی ہیں۔ اسی طرح قصاب حضرات اور ان کے نگران وٹرنری ڈاکٹروں کو بھی جب تک اللہ کا خوف نہ ہوگا، وہ یہ بات علماءِ شریعت سے آخر کیوں پوچھیں گے کہ اس اس عمل سے قربانی کا عمل شرعاً غلط تو نہیں ہو جاتا؟

(۴) ذبح کے اسلامی طریقے کی اصل روح

(i) ذبح کرنے والے کو بوقت ذبح دراصل اس جذبہ قربانی کو یاد کرنا چاہئے جو قربانی کے سارے فلسفہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دینے کا جذبہ ہی اس کی اصل روح ہے۔ جس کے بغیر قربانی ایک کارِ عبث ہے۔ اسی طرح جانور کو ذبح کرتے وقت اپنی موت کو بھی یاد کرنا چاہئے نیز یہ کہ یہ جانور بھی جاندار ہونے کے لحاظ سے بالکل ہماری طرح ہیں، اور تکلیف محسوس کرتے ہیں

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ﴾

"اور زمین میں کوئی چوپایہ نہیں اور کوئی پرندہ اپنے پروں سے نہیں اڑتا مگر یہ تمہارے جیسے ہی مخلوق (امتیں) ہیں" (سورۃ الانعام:۳۸)

یہ تو اللہ کی بے پایاں رحمت ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور انہیں ہمارے قبضہ و کنٹرول میں دے دیا ہے کہ انہیں اپنی خوراک بنا سکیں اور ہم انہیں اپنی خوراک بناتے بھی ہیں۔ ایک دن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بہر حال ہمیں بھی مرنا ہے ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ بلکہ ہر بشر کی بستر مرگ پر موت بھی تو بہر حال اس سے زیادہ تکلیف دہ ہی ہوگی کیونکہ سب سے کم تکلیف والی موت انسان کے لئے میدانِ جنگ میں شہادت ہی کی موت ہے جب وہ اپنی عزیز جان کو اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش کر دیتا ہے۔

(۵) چند اعتراضات اور ان کے جوابات

سوال: قصاب بھائیوں سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ جی، اس طرح جانور جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس سے تو جانور کو زیادہ رحمدلانہ طریقے سے ذبح کرنے کا تاثر ملتا ہے ...... ان کی بات میں بڑا وزن معلوم ہوتا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ انہیں ہم عید قربان کے موقع پر اپنے جانور ذبح نہ کرنے دیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی مخلوق سے رحم کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ وہ تو سگی ماں سے بھی زیادہ رحیم ہے۔ شروع میں بیان کردہ حدیث کے مطابق **ولیُحدّ احدکم شفرته ولیرح ذبیحته** ''چھری کو اچھی طرح تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ'' کے مطابق اصل رحم تو یہ ہے کہ جانور کو چابکدستی کے ساتھ، آناً فاناً، اچانک جرأت مندی کی کاٹ کے ساتھ **(with a Single Bold Incision)** ذبح کیا جائے۔ رہی بات ان کی منطق کی تو وہ محض لاعلمی میں یا عادتاً ایسا کرتے ہیں۔ اس کی ساری خرابیاں ہسٹامین کے حوالے سے پہلے واضح کی جاچکی ہیں۔ نیز یہ کہ بدن میں رکا ہوا یہ خون بھی گوشت کے بھاؤ بک جائے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر کم وقت میں زیادہ جانور 'ذبح' کرکے زیادہ 'اچھی' دیہاڑی بنانے کا معاملہ بھی ہوتا ہے۔

قصاب حضرات (اور گجر بھائی) ہمارے معاشرے کی بڑی اہم برادری ہیں، ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت بنانے میں ان کی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں جبکہ ہمارا دین ہم سے جانور کو اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا ہی ہمارا اہم دینی فریضہ ہے۔ قرآن کریم کی سب سے چھوٹی سورت میں سب سے کم الفاظ ہونے کے باوجود اس میں بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ''وانحر'' (قربانی کرو) موجود ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اس کی تعمیل میں ۶۲ سال کی کبرسنی میں بھی ۶۳ اونٹ خود اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، بقایا ۳۷ کے نحر کے لیے حضرت علی کو حکم دیا۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ کتنا بڑا اسلامی فریضہ ہے۔ ۱۰ رذی الحجہ کو اللہ کے راستے میں قربانی کے جانور کا خون بہانے سے زیادہ کسی اور کام کا اتنا ثواب نہیں ہے۔ بڑے بڑے دیندار لوگ اسے خالصتاً دنیادارانہ، بے رحمانہ کام سمجھتے ہوئے یا عید کے کپڑوں کی شان و شوکت خراب ہونے کے اندیشے سے ذبح کرنے سے اجتناب کرتے رہنے کا نتیجہ ہے کہ اب یہ کام دینی ہدایات سے واقف اہل علم کی بجائے اَن پڑھ لوگوں کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ راقم کا اپنا چشم دید واقعہ ہے کہ لاہور کے مضافاتی ایک سلفی مدرسے کے زیر انتظام قصاب حضرات کافی انتظار کے بعد دوپہر کے بعد آئے، ان کے انچارج صاحب ایک بنیان پہنے جس پر کارٹون سے بنے تھے، گلے میں لاکٹ لٹکائے، فلمی ہیرو کی شکل بنائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، نحر کرنے آگے بڑھے۔ ایک ساتھی نے اونٹ کی رسی سے اس کا سر تانے رکھا، اگلی دونوں ٹانگیں پہلے ہی باندھی ہوئی تھیں پھر انہوں نے آؤ نہ دیکھا تاؤ، ایک ہی ہلے میں گردن کے آغاز درمیان اور اوپر تین زخم لگائے اور واپس آکر اپنے ساتھیوں کے ساتھ رقص کرنے لگے کہ میں نے اکیلے ہی اور ایک ہی ہلے میں اونٹ نحر کرلیا ہے...... تکبیر، تقرب الی اللہ، اپنی موت کو یاد کرنا اور اللہ کے حضور بلاوے پر اپنی جان قربان کرنے کا عہد کرنا جیسے اہم اعمال اور نیتیں بالکل پس پشت رہ کر قربانی ایسا دینی عمل صرف ایک دنیاوی تماشا بن کر رہ گیا ہے۔ پس اپنی قربانی کو حتیٰ الوسع خود ذبح کرنا چاہیے۔

سوال: ذبیحہ کا معاملہ تو واقعی بہت اہم ہے مگر ذبیحہ خانے میں ہم تو نہیں جاسکتے۔ یہ معاملہ ہم کیسے کنٹرول کریں۔ تکبیر کے ساتھ صحیح ذبیحہ حاصل کرنے کے لئے ہم یہ احتیاط کیسے کریں؟

جواب: اپنا دنیاوی ودینی اثر ورسوخ استعمال کریں۔ اچھے ذہن کے وٹرنری ڈاکٹروں سے رابطہ رکھیں۔ ان کی تنظیم میں شامل ہوں یا انہیں کسی تنظیم میں انتظامی عہدے کی سطح پر شامل رکھیں۔ ان کے ذریعے صحیح مسنون شکل میں ذبیحہ کا گوشت استعمال کریں۔ گوشت کو بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں، یہ نیت کرتے ہوئے کہ "اے اللہ تعالیٰ! اس کھائی جانے والی چیز مثلاً گوشت میں جو جو طبی آفات (جراثیمی، طفیلیاتی، مرضاتی، گردوغبار کی آلودگیاں یا کیمیاوی زہر، تابکاری وغیرہ) یا روحانی آفات (جیسے جادو، ذبح لغیر اللہ وغیرہ) پوشیدہ ہیں تو ہی ان کو جاننے والا ہے، میں تیری ہی پناہ میں آتا ر آتی ہوں تو ہی مجھے ان سے محفوظ رکھ سکتا ہے اس لئے کہ کسی مخلوق کا علم ان سب کا اس انداز میں احاطہ کرہی نہیں سکتا تو مجھے ان سب سے محفوظ رکھ۔" اور جو بات اپنے بس اور طاقت سے باہر ہے، اللہ تعالیٰ وہ معاف فرمائے گا، اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی...... اِن شاء اللہ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

سوال: ہم مسلمانوں کے ذبیحہ کی مندرجہ بالا صورتحال تو ہوش ربا ہے مگر قرآن کریم کے مطابق تو یہودیوں کا بھی ذبیحہ ہمارے لئے حلال ہے ﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾ پھر آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہودیوں کو سنت ابراہیمؑ کے مطابق جو تعلیمات دی گئی ہیں، وہ ہماری شریعت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ کئی باتیں ایسی ہیں کہ جو ہم اپنے لئے مستحب اور افضل سمجھتے ہیں ان کے لئے وہ فرض تھیں۔ یعنی اگر ان باتوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو ان کا ذبیحہ حرام ہو جاتا تھا مثلاً :

(i) ذبح کرنے والا شخص عالم دین ہو، اس نے ذبح کرنے کا باقاعدہ تربیت حاصل کی ہو۔ ایسے عالم کو وہ (Sohet) کہتے ہیں۔

(ii) ذبح کرنے والی چھری کی دھار اُسترے کی مانند تیز ہو، اس پر دندانے نہ ہوں۔ اتنی تیز ہو کہ ایک ہی مرتبہ ایک ہی سمت میں چلائی جائے۔ اس عمل میں نہ تو زیادہ زور لگایا جائے اور نہ چھری کو بار بار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلایا جائے۔ اگر جانور کی رگیں ایک ہی حرکت (Only One Bold Incision) سے نہ کٹ سکیں تو گوشت حرام ہو جائے گا۔

(iii) جانور کے ذبح کے بعد معائنہ کر کے دیکھا جائے کہ وہ صحیح طریقے سے ذبح کیا گیا ہے۔ اس کی ٹانگ کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ بصورتِ ٹیگ لگایا جائے۔ جس پر عبرانی زبان میں "کھانے کے لئے پاک کر دیا گیا" کے علاوہ ڈرائنگ کی شکل میں ایک مارکہ اور ذبح کرنے والا کا نام، تاریخ اور جگہ مرقوم ہوتی ہے...... ایسٹ اینڈ (لندن) میں وسیع کاروبار والے عبد اللہ نامی یہودی قصاب سے ایک مرتبہ مرغی خریدنے کا اتفاق ہوا تو اس کی ٹانگ کے ساتھ ذبیحہ کی درستگی کے متعلق ذبح کرنے والے کی تصدیق کا ٹیگ منسلک تھا۔

(iv) ذبح کرنے کے بعد جانور کو نمک لگایا جائے تاکہ جانور کے جسم سے باقی کا بھی رہا سہا سارا خون باہر نکل آئے۔ (طب نبوی، باب: یہودیوں میں جانوروں کا ذبیحہ، صفحہ ۴۹۶)

ہمارے ہاں علماءِ کرام اوّل تو جانور خود ذبح نہیں کرتے ہیں۔ قصاب پر ہی سارا معاملہ چھوڑ دیتے ہیں۔ دوم جو کرتے ہیں تو صحیح مقام اور صحیح انداز سے ذبح کرنے کے تربیت یافتہ نہیں ہوتے۔ چھری کے استعمال کے بارے میں بھی انتہا پائی جاتی ہے، کبھی تو اتنی تیز ہوتی ہے کہ ایک ہی جھٹکے میں مرغی کی گردن تلوار کی طرح ساتھ کاٹ کر پھینک دی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عید قربان کے موقع پر کند چھری سے ہی ذبح کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

راقم ایک دفعہ قریبی دکان سے مرغی کا گوشت لینے گیا، دوکاندار نے مرغی ذبح کر کے ڈرم میں پھینک دی، ڈرم میں کچھ دیر تک مرغی کے پھڑ پھڑانے کی آواز نہ آئی تو راقم نے آگے ہو کر ڈرم میں جھانکا تو یہ تکلیف دہ منظر دکھائی دیا کہ مرغی ڈرم میں کھڑی تھی، اس کی گردن سے قطرہ قطرہ خون نکل رہا تھا، اگر ڈرم نہ ہوتا تو وہ بھاگ جاتی، گویا کہ اسے مرغِ بسمل کی طرف صرف تکلیف سہنے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔ توجہ دلانے پر دکاندار نے مرغی کو ڈرم سے نکالا، دوبارہ چھری پھیری، تو وہ معصوم بے زبان جان دے سکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون !

چھری، چاقو، نشتر ایک ہی سمت میں چلانے سے بھی کم تکلیف ہونے کی حقیقت سرجن اور وہ مریض جنہوں نے کبھی جراحتِ صغیرہ کرائی ہو، جان سکتے ہیں۔ ڈاکٹری میں نشتر پیچھے کی طرف نہیں چلایا جاتا...... اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ حسنہ کے مطابق ذبح کا عمل انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

انا للہ وانا الیہ راجعون: ابھی حافظ عبد القادر روپڑیؒ کی وفات کا زخم ہرا ہی تھا کہ ۹ مارچ ۲۰۰۰ء کو اتفاق ہسپتال میں حافظ عبد اللہ محدث روپڑی کے سگے چھوٹے بھائی حافظ عبد الرحمٰن کمیرپوری چند دن کی علالت کے بعد ۹۷ برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ متعدد نامور علماء نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ رحمانی نماز، رحمانی مہدی اور دیگر دینی کتب آپ نے تالیف کیں۔ ادارۂ محدث آپ کے اہل خانہ سے آپ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے اللہ کے حضور دعا گو ہے۔ قارئین سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ